REGD NO. L. 5256

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰؍

جلد ۴۷/۱۲ | ۵ نبوت ۱۳۳۷ ہش | ۵ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ نومبر۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ سال کی نسبت عام کمزوری زیادہ محسوس کرتے رہے ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"ہمیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم ایک متحد قوم کی حیثیت سے اپنے فرائض کی تکمیل کرینگے"

پاکستان کے اساسی نظریات کو حقیقت بنانے کا عزم۔ صدر جنرل محمد ایوب خان کا اعلان

کراچی ۴ نومبر۔ صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں نے قوم کو پیغام دیا ہے۔ کہ جن تصورات اور نظریات کی بدولت پاکستان وجود میں آیا ہے۔ انہیں اب اہل پاکستان کے لئے ایک واقعی حقیقت بنا دیا جائے گا۔ جنرل محمد ایوب خان نے کہا ہے۔ قوم کو چاہیئے کہ زندگی کے بارے میں اپنا رجحان تبدیل کرے۔ اعلیٰ انسانی اقدار کو اپنانا چاہیئے۔ سادہ زندگی اختیار کرنا چاہیئے اپنے عزائم کو اپنے مادی وسائل کے مطابق رکھنا چاہیئے۔ دیانتداری کو شعار بنانا چاہیئے اور اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنا چاہیئے۔

صدر جنرل ایوب نے واضح کیا ہے کہ ان کی حکومت کے سامنے اصل مقصد ملک کی خدمت اور ملک کے عوام کی خدمت ہے۔ حکومت کی تمام تر پالیسیوں کی اساس یہ ہے کہ اپنے محبوب ملک میں استحکام بحال کیا جائے صدر نے اس عظیم مہم میں ساری قوم سے تعاون کی اپیل کی ہے۔

آپ نے اپنے پیغام کے آخر میں کہا ہے۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم ایک (متحد) قوم کی حیثیت سے اپنے فرائض کی تکمیل کرینگے اور پوری دیانتداری اور محنت سے کام کرینگے دعا ہے کہ اللہ رب العالمین ہمیں توانائی بخشے اور رہبری فرمائے۔

جنرل محمد ایوب خاں کا یہ پیغام ایک دستاویزی فلم میں دیا گیا ہے۔ جسے کراچی مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان میں ریلیز کر دیا گیا ہے صدر کا یہ پیغام انگریزی اور اردو زبانوں میں ہے۔ مشرقی پاکستان میں اس کا بنگالی ترجمہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔

— پشاور ۴ نومبر۔ پشاور سیشن عدالت کی فوجی عدالت نے دو بدنام سمگلروں حاجی امان اشرف جان اور اللہ جان کو مارشل لاء قواعد کے تحت ۱۴، ۱۴ سال قید بامشقت کی سزا بھی دی۔

رومن کیتھولک فرقے کے نئے پوپ جان بست و سوم کو تبلیغ اسلام

پوپ کے نام مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کا تفصیلی خط

زیورچ (بذریعہ تار) جون بست و سوم (Pope John XXIII) حال ہی میں عیسائیوں کے رومن کیتھولک فرقے کے نئے پوپ منتخب ہوئے ہیں۔ ان کے انتخاب کا اعلان ہونے پر مبلغ اسلام مقیم سوئٹزرلینڈ مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب نے انکے نام ایک طویل تبلیغی خط لکھا ہے جس میں مروجہ مسیحی عقائد کا غلط ہونا ثابت کرنے کے بعد انہیں اسلام کی طرف دعوت دی گئی ہے۔ اور انہیں توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ وہ اسلام کی لازوال تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کا یورپ کے روایتی تعصب سے بالا ہو کر مطالعہ کریں۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٔ ماموریت پر غور کر کے اس صداقت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ جسے اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔

(پوپ کے نام مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ مشن کے اس تبلیغی خط کے مکمل متن کا اردو ترجمہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ ناظرین کیا جائے گا)

کراچی کے قریب سمگل کیا ہوا چودہ من سونا پکڑا گیا

پچاس لاکھ روپے کا یہ سونا سمندر کے نیچے محفوظ رکھا گیا تھا

کراچی ۴ نومبر۔ ارشل لاء کے حکام نے کل کراچی کے قریب گاؤں ڈیبی کے نزدیک سمندر میں سے چودہ من دو سو تولے غیر ملکی سونا برآمد کیا ہے۔ جسے سمگل کر کے پاکستان میں لایا گیا تھا۔ اس کی قیمت ۵۰ لاکھ روپیہ بنتی ہے۔ مارشل لاء حکام نے بتایا ہے کہ یہ سونا کل صبح سمندر میں سے برآمد ہوا۔ ان حکام کے بیان کے مطابق متعدد مچھیرے بحری سپاہی۔ کیپٹن کی قیادت میں تین دن تک پانی کی سطح کے نیچے مخفی شدہ سونے کی تلاش کرتے رہے اور بالآخر کل صبح انہیں اتنی بڑی مقدار میں یہ سونا پانی میں ڈوبا ہوا دستیاب ہو گیا۔ سمگلروں نے اس سونے کو ایسے خاص تھیلیوں میں جن پر پانی اثر نہیں کر سکتا۔ بند کر کے بڑی احتیاط کے ساتھ سمندر کی تہ میں اتار رکھا تھا۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق چودہ من اور کچھ اوپر دو سو تولے جو سونا دستیاب ہوا ہے۔ وہ سلاخوں کی شکل میں ہے۔ اتنی بڑی مقدار میں سمگل کیا ہوا سونا آج تک کبھی نہیں پکڑا گیا۔ اس کے علاوہ آٹھ سو سونے کے سکے بھی پکڑے گئے ہیں۔ جو غیر ملکی ہیں۔ اور انہیں سمگل کر کے پاکستان میں لایا گیا ہے۔ ان سکوں کی مالیت تیرہ ہزار روپے سے زائد بنتی ہے۔

حفاظتی کونسل کے صدر کو پاکستان کا مکتوب

کراچی ۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کے نام ایک خط بھیجا ہے۔ ابھی یہ نہیں بتایا گیا کہ اس خط میں کیا لکھا ہے۔ تاہم خیال ہے کہ اس کا تعلق مسئلہ کشمیر سے ہے۔ یہ خط پاکستان کے مستقل نمائندہ شہزادہ علی خاں حفاظتی کونسل کے صدر کے حوالے کر دیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ نومبر ۱۹۵۸ء

انصار اللہ کا اجتماع

انصار اللہ کا اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی سے ختم ہوگیا ہے۔ یہ جلسہ دراصل ایک تربیتی اجتماع ہوتا ہے جس میں بزرگان قوم حصہ لیتے ہیں وہ لوگ جو اپنی جوانی گزار کر زندگی کے آخری مراحل میں قدم رکھتے ہیں۔ جن کا عمل تمام قوم کے لئے نمونہ کا کام دیتا ہے۔ اور جو اپنی عقبیٰ کی تیاری میں مصروف ہو کر آئندہ نسلوں کی راہ نمائی کا کام سر انجام دیتے ہیں۔

یہ عمر ایسی ہوتی ہے کہ جب انسان زندگی کے طوفان سے گزر کر سکون اور امن کی وادی میں داخل ہوتا ہے۔ جب اس کی عادات پختہ ہو چکی ہوتی ہیں جب وہ دنیا کے دھندوں سے الگ ہو کر دین کا کام زیادہ فرصت اور زیادہ انہماک سے کر سکتا ہے

یہ اجتماع اسی لئے منعقد کیا جاتا ہے کہ پختہ کار اور دیندار اصحاب ایک جگہ جمع ہو کر اپنے تجربوں سے دوسروں کو آگاہ کریں اور دوسروں کے تجربوں سے سبق حاصل کریں اور اس طرح جب ہر جماعت کے نمائندے اپنے اپنے وطن کو واپس جائیں تو دوسرے احباب کو بھی فیض یاب کریں۔

دراصل یہ اجتماع ایک بہت بڑی عبادت کا حامل ہے۔ اس میں ہر نمائندہ اپنا تمام وقت عبادت الٰہی میں گزارتا ہے۔ اور نفلی عبادت کی لذت سے آشنا ہوتا ہے درس قرآن مجید اور درس حدیث سے متمتع ہوتا ہے۔ اللہ اور رسول اللہ صلعم کی باتیں سنتا ہے۔ امام الزمان کے ایمان افروز حالات سنتا ہے۔

پھر اس اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حقائق افروز تقریر ہوتی ہے جس میں پند و نصائح کے دفتر ہوتے ہیں اور جو ہمارے علم و عمل میں بے حد اضافہ کرتی ہے۔ ہماری کوتاہیوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ اور ہمیں آسان طریقے سکھاتی ہے جن کو زیر عمل لانے سے ہم اپنی عاقبت اور اپنی باقی ماندہ زندگی اسلامی ہدایات کے مطابق سنوار سکتے ہیں۔ ہم دوسروں کے لئے چراغ راہ کا کام دے سکتے ہیں۔ الغرض ہمیں اپنے فرائض کو پہچاننے کا ایک عظیم موقعہ حاصل ہوتا ہے۔

انصار اللہ کا جو سب سے بڑا فرض ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت ایسے طریقے سے کریں جس سے وہ دین کے کاموں کے لئے تیار ہوں اور پچھلوں سے بڑھ کر کام کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ نے جو سلسلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم کیا ہے۔ وہ زیادہ مؤثر اور زیادہ وسیع اور ہمہ گیر ہوتا چلا جائے۔ ہمیں یہ کام ایسے احسن طریق سے سر انجام دینا چاہیئے کہ جس سے ہماری آئندہ نسلیں ہماری شکر گزار ہوں اور وہ یہ نہ کہیں کہ ہم نے اپنا مفوضہ کام سر انجام نہیں دیا۔ بلکہ وہ ہماری تعریفیں کریں کہ جو سلسلہ اللہ تعالیٰ نے شروع کیا تھا ہم نے اپنے وقت میں اس سلسلہ کو نہ صرف یہ کہ کمزور نہیں ہونے دیا بلکہ اور بھی زیادہ مضبوط کر دیا۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے دین اسلام پر عمل کرنا مشکل نہیں بلکہ آسان کر دیا ہے۔

یہ اجتماع جیسا کہ ہم نے کہا ہے محض اس لئے منعقد کیا جاتا ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے پہلے سے زیادہ جوش لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ پہلے سے زیادہ خدمت اسلام کے قابل بن جائیں۔ پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے ہو جائیں۔ ہمارے کردار پہلے سے زیادہ اسلامی رنگ میں رنگے جائیں۔ پہلے سے زیادہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے لگیں۔ اور پہلے سے زیادہ دعاؤں میں مصروف رہنے لگیں۔ اور پہلے سے زیادہ اپنی اولادوں کے دلوں میں دین کی محبت پیدا کرنے کا باعث ہوں۔ ہمارے دلوں کے چراغ اور روشن ہو جائیں اور ہم پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جائیں۔

اگر اجتماع میں آنے کے بعد آپ میں بہتر تغیر نہیں ہوتا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اپنی عزیز عمر کا ایک اور سال ضائع کر دیا ہے۔ اگر آپ کے تقوے میں پہلے کی نسبت اضافہ نہیں ہوتا۔ تو یقیناً آپ کا قدم بجائے ترقی کے انحطاط کی طرف پڑا ہے۔ اور آپ نے آج تک جو نیکی جمع کی ہے اس میں گھاٹا ہوا ہے۔ کیونکہ یہ قانون قدرت ہے کہ جو قدم آگے نہیں پڑتا وہ کمزور ہوتا ہے۔ اور کمزوری کا لازمہ انحطاط ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ آپ اس اجتماع سے خدمت دین کا تازہ جوش لے کر واپس آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

آمین

نائیجیریا کے شمالی علاقہ میں تبلیغ اسلام

از مکرم نسیم سیفی صاحب بی۔ اے بتوسط وکالت تبشیر

نائیجیریا کے شمالی علاقہ میں مسلمانوں کی اکثریت کے باعث وہاں کا تمدن بہت حد تک ایشیائی ممالک سے ملتا جلتا ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کی نظریں مغربی اقوام کی بجائے مشرقی اقوام اور خصوصاً عرب اور پاکستان کی ہی طرف اٹھتی ہیں۔

حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اس علاقے میں احمدیت کو نمایاں کامیابی عطا کی ہے۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز مستقبل قریب میں مزید کامیابیاں حاصل ہونگی۔ جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اس علاقہ میں سب سے پہلے ۱۹۴۶ء میں برادرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی کو مستقل مبلغ مقرر کیا گیا تھا۔ آپ نے اپنے عرصہ قیام میں حتی المقدور کوشش کے ساتھ اسلام کے پیغام سے لوگوں کو روشناس کرایا اور بہت سے لکھے پڑھے دوستوں کو سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا۔ جس سے فضا میں ایک حد تک خوشگوار تبدیلی بھی پیدا ہو گئی۔

برادرم قریشی صاحب کے بعد کچھ عرصہ تک برادرم نسیم شاہ محمد صاحب نے اس علاقے میں کام کیا۔ لیکن شاہ صاحب کی نائیجیریا سے واپسی کے بعد صرف لوکل مبلغ ہی وہاں کچھ عرصہ تک قیام کرتے رہے مستقل طور پر وہاں کسی مبلغ کو متعین نہ کیا جا سکا تھا۔

اب برادرم محمد بشیر صاحب شاد کو شمالی علاقے کا مبلغ انچارج بنا کر کانو بھیجا گیا ہے۔ اور اگرچہ انہیں وہاں گئے ابھی چند ہی روز ہوئے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے نئی جماعت پر اور غیر از جماعت احباب پر بہت اچھا اثر ہے۔ اس وقت تک چار افراد نے بیعت کر لی ہے۔ اور بعض دیگر دوست بھی مزید واقفیت کے لئے مسجد میں باقاعدہ آتے ہیں۔

جماعت کے ماہانہ چندوں پر بہت خوشگوار اثر پڑا ہے۔ اخبار ٹروتھ کے پہلے صرف چوبیس پرچے وہاں خریدے جاتے تھے اب خدا کے فضل سے دو صد کاپیاں لگنے لگی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرم شاد صاحب کی شمالی علاقے میں تقرری کو بابرکت ثابت کرے۔ اور ان کے ذریعہ وہاں احمدیت کو مضبوط تر بناتا چلا جائے۔ آمین

حضرت المصلح الموعود کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا

الفضل کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہ سیدنا و امامنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔

آپ اس کی وسیع اشاعت کو مزید وسعت دے کر اس کی آبپاشی کریں۔

مینجر الفضل ربوہ

نکاح کی مبارک تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قصر خلافت میں مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی صاحبزادی حبیبہ بیگم سلمہا کا نکاح شیخ رشید احمد صاحب (ہیلتھ انسپکٹر ڈوڈوما ٹانگانیکا مشرقی افریقہ) ابن مکرم جناب شیخ محمد علی صاحب ہیڈ ماسٹر آف کمالیہ کے ہمراہ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک جھلک

دو ایمان افروز واقعات

(از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(۱)

امرت سر کے مقام پر اسلام اور عیسائیت کے درمیان جو فیصلہ کن مناظرہ ہوا تھا۔ اور جس میں اسلام کے جری پہلوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کو شکست دی تھی۔ اس کی روئیداد "جنگ مقدس" کے نام سے شائع اور مشہور ہے اور یہ دعویٰ واقعات کے عین مطابق ہے کہ نصرانیت کا جو طوفان ایک لمبے عرصہ سے اسلام کے خلاف اُٹھ رہا تھا۔ اور کمزور مسلمانوں کو اپنے تیز بہاؤ کی لپیٹ میں لیتا سرعت کے ساتھ بڑھتا چلا آرہا تھا۔ وہ امرتسر کے مقام پر نہ صرف رک گیا بلکہ اپنے منبع کی طرف لوٹ گیا تھا۔ یہ مناظرہ جو متواتر پندرہ روز تک جاری رہا۔ اسے سینکڑوں ہزاروں لوگوں نے دیکھا اور آخر فتح کا ڈنکا اسلام کے حق میں بجایا گیا۔ اس لئے کہ یہ ازل سے مقدر ہو چکا تھا کہ مسیح محمدی ہی کاسر صلیب ثابت ہوگا۔

یہی ایام تھے۔ تین چار روز مناظرہ ہو چکا تھا۔ حضور علیہ السلام اس روز مناظرہ کا وقت ختم ہونے کے بعد اپنی جائے قیام پر تشریف فرما تھے۔ بہت سے خدام بھی صحن اور دوسرے کمروں میں حاضر تھے۔ حضور اگلے روز کے مناظرہ کے لئے تیاری فرما رہے تھے کہ ایک انگریزی وضع قطع کا آدمی سوٹ پہنے۔ گلے میں نکٹائی لگائے اور سر پر ہیٹ رکھے وہاں پہنچا۔ اس کی ہیئت کذائی صاف ظاہر کر رہی تھی کہ وہ یا تو عیسائی ہے اور یا عیسائیت زدہ ہے۔ حضور علیہ السلام کے بعض خدام نے جو مقام مناظرہ میں حضور کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ اسے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ جو عیسائیوں کے نمائندہ کے طور پر ان کے مناظروں کے ساتھ رہتا ہے اور مناظرہ کے گزشتہ ایام میں متواتر وہاں موجود رہا۔ اس نے کہا کہ میں حضرت صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ حضور کے ایک خادم نے دریافت کیا کہ آپ کس غرض سے ملنا چاہتے ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ میں حضور کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اسے اندر کمرے میں حضور کے پاس بھجوا دیا گیا۔

وہ اپنی اسی آن و شان کے ساتھ کمرہ میں داخل ہوا۔ وہ قریباً دس منٹ اندر ٹھہرا۔ اور جب باہر نکلا تو احباب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ سخت رقت کی حالت میں ہے۔ گویا اس کے دل کو ایک تیز بھٹی میں ڈال کر کسی نے ایک نئے سانچے میں ڈھال دیا ہے۔ اس کی یہ قلبی ماہیت واقعی حیران کن تھی۔ بالخصوص اس لئے کہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رض اسے پہچانتے تھے۔ کیونکہ وہ کپورتھلہ کا ہی رہنے والا تھا۔ انہیں بھی سخت تعجب ہو رہا تھا کہ یہ شخص جو دنیوی عیش و نشاط کا دلدادہ ہے اور جس کے دل پر غفلت اور گناہ کے زنگ کی دبیز تہیں جمی ہوئی ہیں۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا رواں ہونا قطعاً خلاف توقع تھا۔ چنانچہ احمدی احباب نے اس سے ملاقات کی تفاصیل دریافت کیں۔

اس نے بتایا کہ میں کپورتھلہ کا رہنے والا ہوں۔ میرا نام الطاف علی ہے اور میں ملٹری میں کرنل ہوں۔ میں طبعی طور پر آزاد منش تھا۔ اور ملٹری میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہونے کی وجہ سے جب میں دیکھتا تھا کہ میرے سامنے انگریز افسران شراب پیتے اور رنگ رلیاں مناتے تھے تو میں اسلام کی عائد کردہ پابندیوں سے گھبرا اُٹھتا تھا۔ اور بسا اوقات میرا دل چاہتا تھا کہ میں بھی ان حدود کو توڑ کر ان کی عیش و نشاط میں حصہ دار بن جاؤں۔ میرا یہ جذبہ روز بروز بڑھتا گیا اور جب اتفاقات مجھے ایک کام کے سلسلہ میں انگلینڈ لے گئے تو میرے لئے اسلام کی قیود کو توڑنا آسان ہو گیا۔ چنانچہ میں دریا کے اس زبردست بہاؤ میں ایک بے بس تنکے کی طرح بہہ کر اسلام سے منحرف ہو گیا اور ایک گرجا میں جا کر بپتسمہ لے لیا۔ اور پھر عیسائی بن کر میں ان تمام قباحتوں میں پوری طرح ملوث ہو گیا۔ جن میں اس وقت تمام عیسائی بحیثیت قوم ملوث ہیں۔ چنانچہ گناہوں کی اس دلدل میں کافی عرصہ رہنے کے بعد جب میں نے اس مناظرہ کی گزشتہ تین روزہ کارروائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا تو میرے دل میں اس شدید جذبے نے انگڑائی لی کہ میں اسلام کے اس عظیم پہلوان کو قریب سے دیکھوں جس کے زبردست دلائل نے عیسائی مناظروں کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ چنانچہ یہی جذبہ آج میرے لئے اشتیاقِ ملاقات کا باعث بنا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ملاقات نے میرے اندر وہ تغیر پیدا کر دیا ہے جو سالہا سال کی جد و جہد کے بعد بھی ممکن نہیں۔ اور میں جو دس منٹ قبل اس کمرہ میں داخل ہوتے وقت ایک راسخ العقیدہ عیسائی تھا اب پھر اسلام کی طرف لوٹ آیا ہوں۔

اس نے کہا۔ میں نے جب گزشتہ چار روز کے مناظرہ کی روئیداد سنی اور دیکھی تو میں صرف یہ شوق دل میں لیکر آیا تھا کہ میں اسلام کے مناظر کو قریب سے دیکھوں اور میں اپنی طرف سے اپنا سب سے اچھا سوٹ پہن کر اپنی پوری سج دھج کیساتھ آیا تھا۔ اس لئے کہ میرا یہ خیال تھا کہ جو شخص اسلام کا اتنا بڑا مناظر اور زبردست عالم ہے اس کی ملاقات کے لئے ایسے ہی کرو فر کی ضرورت ہوگی۔ اور میں سمجھتا تھا کہ یہ زبردست شخصیت کا مالک اور مسکت دلائل کا خالق انسان خود بھی ایک شاہانہ ٹھاٹھ میں ہوگا۔ مگر میرے تعجب کی انتہا نہ رہی جب میں نے دروازے سے اندر جا کر دیکھا کہ اسلام کا یہ عظیم الشان پہلوان ایک عجیب جذب کامل اور وجد آفرین بن کر بیٹھا ہے میرے لئے یہی جلوہ روحانی کافی تھا۔ مگر میری ساری سج دھج اس وقت خاک میں مل گئی جب میں نے دیکھا کہ وہ انسان فرشِ زمین پر بیٹھا ہے اور اس حالت میں کہ جو بوریا بچھا ہوا ہے وہ اس پر بھی نہیں بلکہ اینٹوں کے فرش پر بیٹھا ہے اور بوریے پر صرف اس کا ایک گھٹنا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اس فنافی اللہ کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ وہ بوریے پر ہے یا فرش پر ہے۔ میں اسی نظارہ میں گم ہو کر رہ گیا۔ کہ جو شخص اتنا بڑا زبردست متبحر عالم ہے کہ عیسائیوں کے بڑے بڑے پادری اس کے سامنے طفلِ مکتب سے کمتر حیثیت کے ثابت ہو رہے ہیں وہ اپنی پرائیویٹ زندگی میں اتنا سادہ ہے کہ وہ چٹائی پر بھی نہیں، بلکہ فرشِ زمین پر بیٹھا ہے۔ استغراق کے اس مسحور کن نظارے نے میرے پاؤں بوجھل کر دیئے اور میں آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔

وہ رومال سے آنسو پونچھتا جا رہا تھا اور کہتا جا رہا تھا کہ میں جب حضور کے قریب پہنچا اور اس حالت میں کہ میں حضور کی سادگی کا گرویدہ ہو چکا تھا تو مجھے ایک اور حیرت انگیز شکست ہوئی اور وہ یہ کہ حضور نے مجھے دیکھ جھٹ اپنا صافہ سر سے اتار کر بچھا دیا اور مجھے فرمایا کہ آپ اس پر بیٹھ جائیں۔ اب گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل والا معاملہ تھا۔ میرے دل میں اس زبردست روحانی شخصیت اور اس کی سادگی کا اتنا اثر ہو چکا تھا کہ میں تو بنظر احترام چاہتا تھا کہ کسی ایسی جگہ پر بیٹھوں جو حضور کی جائے نشست سے نچلی سطح پر ہو۔ کجا یہ کہ میں اس محترم ہستی کے صافے پر بیٹھ جاؤں۔ چنانچہ میں سخت گھبرا گیا۔ عرقِ انفعال کے قطرات میری پیشانی پر اور ندامت کے آنسو میری آنکھوں میں اُمنڈ آئے۔ میں نے عرض کیا حضور میں اس قابل نہیں ہوں۔ میں تو سخت گنہگار ہوں۔ مگر حضور نے فرمایا کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں تو شراب بھی پیتا ہوں۔ اور بہت سے دوسرے بُرے کام بھی کرتا ہوں۔ مگر حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ میں نے عرض کیا حضور میں تو عیسائی ہوں اور باقاعدہ بپتسمہ لے چکا ہوں۔ اور میں ہرگز اس قابل نہیں کہ اس رفیع المرتبت صافے پر بیٹھ سکوں۔ مگر حضور نے فرمایا۔ کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے۔ اور حضور نے پھر مجھے صافے پر بیٹھنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ میں پاسِ ادب کی وجہ سے صافے کو ہٹا کر بوریے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحے وہاں سخت احساسِ ندامت اور اضطراب کی حالت میں بیٹھا رہا اور کوئی دوسری بات بھی نہ کر سکا۔ بلکہ میں ایک بُت بنا حضور کے پُرنور چہرے کو دیکھتا رہا۔ اس سادگی مجسم نے مجھے گویا مسحور کر دیا تھا اور میں صرف یہ سوچتا رہا کہ جو شخص بڑے بڑے مستند عیسائی علماء کو اسلامی دلائل کیساتھ

پچھاڑ سکتا ہے۔ وہ کوئی معمولی انسان نہیں بلکہ اسے خدا تعالےٰ کی زبردست تائید حاصل ہے۔ میں اسی ورطۂ حیرت میں گم تھا کہ حضور نے خود مجھ سے مخاطب ہو کر میرے آنے کی غرض دریافت فرمائی اور میں جو اپنے اندر بات کرنے کی تاب نہ رکھتا تھا۔ صرف اتنا کہہ سکا کہ حضرت! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں میں عیسائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہوتا ہوں۔ حضور نے یہ سن کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور نصیحت فرمائی کہ نماز باقاعدگی کے ساتھ پڑھا کرو۔ چنانچہ حضور کی اس نصیحت کو گو پلے باندھ کر میں اندر سے نکلا ہوں اس حالت میں کہ جب میں اب سے دس منٹ پہلے اندر گیا تھا تو ایک راسخ العقیدہ عیسائی تھا۔ اور اب دس منٹ کے بعد میں کمرے سے باہر نکلا ہوں۔ تو پختہ مسلمان ہوں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ شخص جب تک زندہ رہا۔ اس سے کوئی اور کمزوری سرزد ہو جانا تو ممکن ہے۔ لیکن اس نے نماز ہمیشہ باقاعدگی سے پڑھی

یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سادگی۔ شرافت۔ چشم پوشی اور دلوں میں بیٹھ جانے والی قوت قدسی پر شاہد ہے۔

(۲)

انبیاء علیہم السلام کی پاکیزہ زندگیوں میں اس قسم کے واقعات اکثر پائے جاتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ جن میں چشم پوشی۔ درگذر اور ہمدردیٔ خلق کے جذبات جھلک رہے ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب تبلیغ کے لئے طائف تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے کفار نے نہ صرف آپ کو گالیاں دیں بلکہ بازاری غنڈوں اور شہدوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ جنہوں نے پتھر مار کر آپ کو لہولہان کر دیا۔ اور کئی میل تک پتھر مارتے ہوئے آپ کا تعاقب کیا۔ مگر اس رحمت مجسم کو دیکھئے کہ وہ زخموں سے چور ہو کر اور سفر کی کوفت سے نڈھال ہو کر بر لب سڑک ایک باغ کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہے۔ اور ان پتھر مارنے والوں کے لئے دعا کر رہا ہے کہ

رب اھد قومی انھم لایعلمون

اے میرے رب میری اس بھولی بھٹکی اور نادان قوم کی ہدایت اور رہنمائی فرما۔ میری یہ قوم مجھے دکھ دیتی رہے۔ ایذا میں پہنچاتی ہے۔ مگر اس نے کرا سے میرے مقام اور مرتبہ کا علم نہیں۔ یہ لوگ محض ناواقفیت کی وجہ سے مجھے دکھ دے رہے ہیں۔ اے میرے رب! تو انہیں صحیح رستہ کی طرف ہدایت فرما۔

اللہ اللہ!! ہمدردی خلق کا یہ کتنا عظیم الشان جذبہ ہے کہ اپنے خون کے پیاسوں کی ہدایت کے لئے دعائیں ہو رہی ہیں۔ آپؐ کی زبان پر ان پتھر مارنے والوں کے لئے کوئی بُرا لفظ نہیں آتا۔ آپ کے لبوں پر بددعا نہیں آتی۔ بلکہ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی اور ہمدردی کے جذبات میں ڈوبی ہوئی یہ دعا فرمائی جاتی ہے۔ کہ

رب اھد قومی انھم لا یعلمون۔

اسی قسم کے کئی واقعات ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس زندگی میں بھی ملتے ہیں۔ جن میں سے ایک واقعہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی روایت سے بیان ہوا ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ابتدائی زمانہ میں امرتسر سے ایک مولوی تحقیق کی غرض سے قادیان آیا اور اس نے حیات و وفات مسیح کے مسئلہ پر حضور علیہ السلام سے گفتگو شروع کر دی یہ مسئلہ ایسا تھا کہ حضور علیہ السلام نے کاسر صلیب ہونے کی حیثیت سے اس کو اس طریق سے حل فرما دیا ہے کہ اب کوئی ذی عقل انسان حیات مسیح کو باور کرنے لئے تیار نہیں ہوتا اور حضور نے اپنی قریباً تمام کتابوں میں اس مسئلہ کو زبردست دلائل کے ساتھ حل فرمایا ہے۔

قارئین اندازہ فرما سکتے ہیں کہ حیات وممات مسیح کا مسئلہ ہو۔ اور دلائل دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنفس نفیس ہوں تو مخاطب بھلا بولنے کی جرأت کیونکر کر سکتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا اور وہ مولوی خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ نے اس کو خاموش پا کر دریافت فرمایا کہ کیا آپ اس مسئلہ کو سمجھ گئے ہیں؟ مگر جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا والے معجزہ کو دیکھ کر فرعونی جادوگروں نے آپ کو "ساحر عظیم" کہہ دیا تھا۔ اسی طرح مولوی نے کہا "ہاں میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں۔ کیونکہ دجال کی صفت میں بھی یہی آیا ہے کہ وہ بحث میں دوسروں کو بند کر دیا کرے گا" یہ ایک بہت بڑا تکلیف دہ لفظ تھا۔ جو حضور علیہ السلام کے صحابہ کو سخت گراں گزرا۔ مگر حضور نے قطعاً کچھ نہ فرمایا۔

وہ مولوی قادیان سے واپس امرتسر چلا گیا اور وہاں جا کر اس نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں مسیح ناصری کی حیات و وفات کے بارہ میں حضور علیہ السلام سے اپنی گفتگو کا ذکر کیا اور یہ بھی لکھا کہ میں نے ان کو دجال کہا تھا۔ لیکن اس کے آگے اس مولوی نے ایک حیرت انگیز انکشاف کیا۔ اور وہ یہ کہ جب وہ مولوی امرتسر واپس روانہ ہونے لگا۔ تو اس نے حضورؑ کی خدمت میں ایک رقعہ بھجوایا۔ جس میں لکھا کہ میں ضرورت مند ہوں۔ میری مدد کریں چنانچہ حضورؑ نے اس "دجال" کہنے والے کو فوراً پندرہ روپے بھجوا دئیے۔ مولوی نے اشتہار لکھا کہ مرزا صاحبؑ کے منہ پر اگر کوئی سخت بات بھی کہدی جائے تو آپ رنج نہیں کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چشم پوشی اور درگذر کو دیکھئے کہ وہ شقی القلب آپؑ کو دجال کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اور آپؑ کے سامنے آپؑ کو ایسا نام دیتا ہے۔ مگر آپ نہ صرف یہ کہ اس کے "دجال" کہنے پر اسے کچھ نہیں فرماتے بلکہ یہ کہ جب وہ واپس روانہ ہوتا ہے۔ تو اس کی درخواست پر اس کی مدد فرماتے ہیں آج کل کے زمانہ میں تو پندرہ روپے کوئی چیز نہیں۔ مگر اس زمانہ کے پندرہ روپے آج کل کے تین سو روپیہ سے بھی زیادہ قیمت رکھتے تھے۔ پھر سوال روپیہ کا نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ ایک ایسے شخص کی مدد فرماتے ہیں۔ جو آپ سے سخت گستاخی کے ساتھ پیش آتا ہے اور کوئی پرانا واقعہ بھی نہیں بلکہ اسی روز کا واقعہ ہے۔ اس مولوی کا اشارۃً کہ اشتہار یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے دل میں شقاوت تھی ورنہ یہ واقعہ اتنا ایمان افروز تھا کہ اسے فوراً حضور علیہ السلام کی صداقت پر ایمان لے آنا چاہیئے تھا۔ جنہوں نے اتنا رحم و کرم اور عفو و درگذر کا سلوک اس کے ساتھ کر کے اسے یہ زبردست دلیل بہم پہنچا دی تھی کہ آپ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ ہیں۔

اس واقعہ کا ایک اور پہلو نہایت ایمان افروز ہے۔ اگر کوئی اور شخص ہوتا تو وہ دجال کا لفظ سنکر ہی برافروختہ ہو جاتا اور مخاطب کو سخت سُست الفاظ سے یاد کرتا۔ لیکن اگر وہ دجال کہنے والے کو پندرہ روپے دیتا تو وہ کئی مجالس میں اور دوستوں کے ساتھ اس کا ذکر کرتا مگر حضور علیہ السلام کی پردہ پوشی اور سیر چشمی دیکھئے کہ آپؑ نے ان پندرہ روپوں کا قطعاً کسی صحابی سے ذکر تک نہ فرمایا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب اپنی روایت میں فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں ان پندرہ روپوں کا اس مولوی کے اشتہار سے علم ہوا۔

علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلےٰ مطاعہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

جلسہ سالانہ اور تحریک جدید کی انیس۱۹ سالہ کتاب

اللہ تعالےٰ کے بے شمار فضلوں اور احسانوں میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے۔ کہ تحریک جدید کے سابقون الاولون کی پہلی انیس۱۹ سالہ کتاب چھپ رہی ہے کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ جلسہ سالانہ سے کچھ عرصہ پہلے کتاب شائع ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

کتاب میں ان ہی سابقون الاولون کے نام لکھے جا رہے ہیں۔ جنہوں نے اشاعت اسلام میں انیس سال تک متواتر مدد دی ہے۔ جن کے ذمہ کوئی بقایا ہے۔ ان کے نام افسوس کے ساتھ حذف کئے جا رہے ہیں۔ ہاں اگر کوئی بقایادار اپنا بقایا کتاب کی طباعت کے ایام میں ادا کر دے۔ تو دفتر کوشش کرے گا کہ اس کا نام بھی لسٹ کے آخر میں آجائے جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ وہ ان ایام میں بقایا ادا کر لیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

کامیابی اور درخواست دُعا

عزیزم برادرم عبدالشکور غنی ابن بابو عبد الغنی صاحب انبالوی مرحوم نے خدا تعالےٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں کے ساتھ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان ۴۹ نمبر حاصل کر کے پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی توفیق دے اور خادم دین بنائے۔

(عبدالرشید غنی انبالوی بی۔ ایس۔ سی دارالرحمت ربوہ)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی صداقت اور برتری پر علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر

(قسط نمبر ۳)

دوسری تقریر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی تھی جس کا عنوان تھا "مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام" آپ نے افریقہ کے سیاسی تمدنی و جغرافیائی حالات سے متعارف کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ پر عیسائیوں کا غلبہ ہے۔ اور عیسائیوں کے ہزاروں مشنری وہاں کام کر رہے ہیں۔ جن کو مختلف عیسائی حکومتیں کروڑوں روپیہ سالانہ دیتی ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ان لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ دس سال کے اندر سارا افریقہ عیسائی ہو جائے گا۔ لیکن جماعت احمدیہ کے افریقہ میں اثر و نفوذ اور ترقی کو دیکھ کر اب وہ لوگ خود اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ افریقہ کے آئندہ مذہب کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ عیسائیت ہو گا یا اسلام۔

آپ نے بتایا کہ گذشتہ سال ٹانگانیکا میں عیسائی مشنریوں کی ایک ورلڈ کانفرنس ہوئی جس میں اس بات کا اظہار کیا گیا کہ "اب اسلام افریقہ کے لئے خطرہ بن چکا ہے"۔ آپ نے بتایا کہ مشرقی افریقہ میں بڑی بڑی عالیشان مساجد گرجوں کے مقابلہ پر تعمیر ہو چکی ہیں لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم کے تراجم ہو رہے ہیں۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کے ذریعے سے اس علاقہ میں لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔

تیسری تقریر مکرم مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری فاضل مبلغ سلسلہ کیرالہ سٹیٹ کی تھی۔ آپ نے "پیشوایان مذاہب کے متعلق اسلامی تعلیم" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک عجیب بات ہے کہ جس قدر اسلام غیر مذاہب کے بانیوں کی عزت و تکریم کرتا ہے۔ اسی قدر اسلام اور بانی اسلام پر ان مذاہب کے پیرو اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً تمام مذاہب کے رہنماؤں نے بڑی بڑی جنگیں کی ہیں۔ مثلاً رامچندر جی، کرشن جی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نام پیش کئے جا سکتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے شک جنگ کرنے کا موقعہ نہیں ملا لیکن ان کی تعلیم یہی تھی کہ کپڑے بیچ کر بھی تلوار خریدو اور پھر ان کے ماننے والے آج ایسی ایسی جنگیں لڑ رہے ہیں۔ لیکن تلوار سے دین پھیلانے کا الزام صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر لگایا جاتا ہے حضرت کرشنؑ۔ حضرت داؤدؑ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اور بڑے بڑے راجاؤں نے بہت سی شادیاں کیں۔ لیکن تعدد ازدواج کا اعتراض صرف اسلام پر اور بانی اسلام پر ہی کیا جاتا ہے۔ لیکن اسلام اس کا بدلہ غیر قوموں کو یہ دیتا ہے۔ کہ ہمارا خدا رب العالمین ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کا خدا نہیں بلکہ تمام قوموں اور جہانوں کا خدا ہے۔ اور تمام ممالک اور زمانوں میں آنے والے انبیاء علیہم السلام اسی ایک خدا نے بھیجے ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات مثلاً ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ ولکل قوم ھاد۔ لا نفرق بین احد منھم پیش کر کے استدلال فرمایا کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ہر قوم میں اللہ تعالے کے برگزیدہ رسول آتے رہے ہیں۔ اور تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور تمام انبیاء کو معصوم بھی قرار دیتا ہے۔

پانچ بجکر پندرہ منٹ پر دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا دن ۱۹ اکتوبر ۵۸ء پہلا اجلاس

مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کے زیر صدارت پونے دس بجے دن کو اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے "بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے ابتداء میں مذہبی اعتبار سے بہت بڑا انقلاب برپا ہوا۔ عیسائیت دنیا پر غالب آگئی۔ اور اسلامی سلطنتیں کمزور اور ختم ہونے لگیں۔ اور مسلمان جن سے جاہ و حشمت چھن چکا تھا۔ عیسائیت کے رعب اور غلبہ کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ اگر مسلمان اس وقت قرآن و حدیث پر تدبر کرتے تو سنبھل جاتے۔ کیونکہ جس قرآن اور حدیث میں قرون اولیٰ میں اسلام کی ترقی بتائی گئی تھی اسی میں ہی ایک دوسری قوم یعنی عیسائیت کی ترقی اور تنزل بھی بتایا گیا تھا۔ جسے سیاسی اعتبار سے یاجوج ماجوج اور مذہبی اعتبار سے دجال کا فتنہ قرار دے کر امت مسلمہ کو ہوشیار کیا گیا تھا تھا کہ اس وقت مسیح موعود کے ذریعہ سے از سر نو اسلام کا بول بالا ہو گا۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ مسلمانوں نے قرآن و حدیث پڑھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا اور دیکھ رہے ہیں بلکہ قرآن و حدیث کی ان بین شدہ بیان کردہ علامات کا صاف انکار کر دیا لیکن خدا تعالے نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آج آپ کی چھوٹی سی جماعت تمام دنیا میں اور بالخصوص عیسائی ممالک میں روز افزوں اپنا کام کر رہی ہے۔

مولوی صاحب موصوف نے بعض غیر احمدی معززین کی آراء بھی پڑھ کر سنائیں جن میں جماعت احمدیہ کے بانی علیہ السلام کی بے نظیر اسلامی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے۔ اور بعض ایسے ممالک کے نام بتائے جن میں جماعت احمدیہ تبلیغ اسلام کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور اللہ تعالے کے وعدے اپنے وقت پر ضرور پورے ہوں گے۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے "اسلام میں ایمان کی شرائط" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت دلنشین انداز میں اللہ تعالے پر ایمان ملائکۃ اللہ پر ایمان۔ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان۔ تمام انبیاء پر ایمان۔ یوم آخرت پر ایمان۔ جنت اور جہنم کی تشریح جبر و قدر کی تقدیر پر ایمان کی وضاحت فرمائی۔ اور کشتی نوح میں سے تعلیم کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ صاحبزادہ صاحب نے آخر میں پنڈت جواہر لال نہرو کے ایک حالیہ بیان کی طرف حاضرین کو متوجہ فرمایا۔ جس میں پنڈت جی نے کہا ہے کہ کمیونزم ہماری مشکلات کا حل پیش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس میں جبر و اکراہ کا بہت دخل ہے۔ بالآخر ہماری مشکلات مذہب کے ذریعہ حل ہوں گی لیکن موجودہ مذاہب میں بہت سی غلط باتوں کا رواج بڑھ گیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آخر اتنا بڑا مدبر انسان مذہب کی طرف رُخ کرنے پر مجبور ہو گیا ہے پنڈت جی کا یہ قدم مذہب کے حق میں نیک فال ہے۔ بعد ازاں آپ نے ثابت کیا کہ حقیقی امن احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس دنیا کتنی ہی امن قائم کرنے کے لئے ٹکریں مارے وہ اس وقت تک اپنے مقصد میں ناکام رہے گی جب تک کہ خدائی پیغام کی طرف دھیان نہ دے گی۔

اس کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "ضرورت مذہب" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے پنڈت جواہر لعل نہرو کا بیان سنایا ہے۔ یہ اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ انسان کتنا ہی مذہب سے دور ہو جائے بالآخر مذہب کی ضرورت کو محسوس کرے گا۔ آپ نے مذہب کی تعریف کے مختلف نظریات بیان فرمانے کے بعد اس کی حقیقی تعریف بتائی۔ کہ مذہب ان اصولوں کا نام ہے جن پر چل کر انسان ہدایت پا جائے اور اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کر سکے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تب ہی ہم اپنی پیدائش کی غرض پا سکتے ہیں جب ہم اللہ تعالے کے بتائے ہوئے قوانین کو تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور ہم تب ہی حقیقی عبد بن سکتے ہیں جبکہ سورہ فاتحہ کے بتائے ہوئے چاروں نقوش اخذ کر کے تخلقوا باخلاق اللہ کے مظہر بن جائیں۔ آپ نے رب العالمین، رحیم مالک یوم الدین کی لطیف تشریح بیان فرمائی۔ بارہ بجکر پچاس منٹ پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

زیر صدارت محترم صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان اجلاس کی کارروائی دو بجکر بیس منٹ پر شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگ عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی دوسرے بڑے بڑے سیاسی لیڈروں کی طرح مسلمانوں کے ایک عدیم المثال لیڈر ہیں۔ حالانکہ سیاسی اور مادی لیڈر عوام کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ وقت آنے پر زیادہ ووٹ حاصل کر سکیں۔ لیکن آنحضرت صلعم کے سوانح حیات میں ہمیں بالکل الٹ بات نظر آتی ہے۔ کیونکہ جونہی اللہ تعالے نے آپ کو روحانی لیڈر بنا کر کھڑا کیا۔ آپ نے ان لوگوں کے رسم و رواج عقائد و کردار کے خلاف بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ آواز بلند کی۔ اہل عرب کی طرف سے ہر قسم کا لالچ آپ کو دیا گیا۔ اور ہر قسم کے ذرائع اور اسباب سے کام لیا گیا تاکسی طرح محمد رسول اللہ صلعم اپنے نئے نظریات کو جو ان کی مشرکانہ رسوم کے خلاف تھے چھوڑ دیں۔ لیکن آپ نے ان کی ایک نہ سنی۔ وطن سے بے وطن ہوئے

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

ایک نہایت ضروری اعلان

برائے توجہ ممبرات لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے جیسا کہ بہنوں کو علم ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ایک سلائی کا سکول کھولا ہوا ہے ۔ . . . تاکہ جو بہنیں اور بچیاں اس سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے سلائی سیکھیں۔ اور جن کو سلائی آتی ہے وہ آرڈر پر کام کرکے اپنی چھوٹی موٹی ضروریات کو پورا کرسکیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کوشش کرکے اس سکول کو سرکاری طور پر منظور کروایا ہے اور اب بچیاں دو سال کا کورس کرکے امتحان دے کر سند بھی حاصل کرسکیں گی۔ ہماری بہنوں کی کس قدر خوش قسمتی ہے کہ ہمارا نصرت انڈسٹریل سکول سرکاری طور پر منظور ہوگیا ہے۔

اس سکول میں اس وقت تین استانیاں کام کر رہی ہیں۔ علاوہ سلائی کا کورس پورا کروانے کے قرآن کریم باترجمہ اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک استانی کا انتظام ہے جو باقاعدگی کے ساتھ پڑھائی کروا رہی ہیں۔ اس سکول کی فیس دو اور تین روپے ماہوار ہے۔ ہینڈ امبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس دو روپے ماہوار ہے مشین امبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس تین روپے ماہوار ہے۔

بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ اس سکول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہوئے خود بھی داخل ہوں اور اپنی بچیوں کو بھی شامل کریں تاکہ ضروریات زندگی میں سے سب سے زیادہ ضروری چیز جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اگر یہ چیز نہ آتی ہو تو سلائی کے لئے درزیوں کو سینکڑوں روپیہ سلائی دے کر بہت نقصان اٹھانے پڑتے ہیں اور پھر جو اپنے ہاتھ سے کام ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ کا ہوتا ہے۔

امید ہے کہ بہنیں ضرور اس طرف توجہ کریں گی۔ اور اس سکول سے فائدہ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

احمدی والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کے لئے رسالہ تشحیذ الاذہان ضرور منگائیں!

(از سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

ہماری جماعت کا اس وقت تک کوئی بچوں کا رسالہ نہیں تھا۔ احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت اور ان کی ذہنی نشو ونما کے لئے ایک ایسے رسالہ کی جماعت میں انتہائی ضرورت تھی جو بچوں میں مذہبی جوش۔ دین کے لئے غیرت اور اسلامی اخلاق پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اس کے ذریعہ ان کو اپنے اسلاف کے کارنامے معلوم ہوں۔ اور بچے ان کو پڑھ کر دین کے غیور فرزند بنیں۔

الحمد للہ کہ اس ضرورت کو تشحیذ الاذہان کے ذریعہ پورا کیا جا رہا ہے۔ خدا کرے یہ رسالہ اس ضرورت کو پورا کرنے والا ہو۔ احمدی ماں باپ کو چاہئے کہ اس رسالہ کو ضرور منگوائیں تاکہ ان کے بچے اور بچیاں اس کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

مسماۃ شہزادی صاحبہ لمبی بیماری کے بعد بعمر ۷۰ سال مؤرخہ ۳۰ ستمبر ۵۸ء رتن باغ لاہور میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی پرانی خادمہ تھیں اور مالیر کوٹلہ سے محترم بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ آئی تھیں۔ نیک کم گو اور مستجاب الدعوات خاتون تھیں۔

نماز جنازہ مکرم سید بہادل شاہ صاحب نے رتن باغ میں پڑھائی۔ بعد مرحومہ کو میانی صاحب کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید سجاد احمد خان رتن باغ۔ لاہور)

الداعی علی الخیر کفاعلہ (حدیث)

اس وقت جماعت کے صاحب نصاب احباب میں سے بہت تھوڑے ایسے ہیں جو باقاعدہ طور سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے تاجر پیشہ، ملازم پیشہ اور زمیندار احباب میں سے ایک خاص تعداد ایسی ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مگر یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے اور یا عدم توجہ کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے۔ حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ قرآن پاک میں بار بار اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا سختی سے حکم فرمایا ہے۔

پس عہدیداران مال اور دیگر مخلصین جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو انہیں ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائیں۔ کیونکہ الداعی علی الخیر کفاعلہ فرمایا۔ کسی کو نیکی کی طرف بلانے والا ایسا ہی ہے گویا وہ خود ہی اس نیک کام کا کرنے والا ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

انیس سالہ کتاب کی طباعت

ہر احمدی کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سابقون الاولون کی پہلی انیس سالہ کتاب کی طباعت وغیرہ کے انتظامات بفضل خدا مکمل ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ!

احباب کرام کو یاد ہوگا۔ یہ وہی انیس سالہ مالی جہاد کبیر کی کتاب شائع ہو رہی ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۹۱ء کے کشف کو جس میں بارگاہ رب سے پانچ ہزار سپاہی دیا جانا منظور ہوا ہے۔ اور اس کے مجاہد اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہیں۔ اس میں دیباچہ تمہید تحریک جدید جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات پر مشتمل ہے۔ اور ہر سابقون الاولون کا سال وار حساب دے کر انیس سال کی مجموعی میزان بھی دکھائی گئی ہے۔ کوشش ہو رہی جاری ہے کہ کتاب جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے لئے اسے مبارک اور بابرکت کرے۔ اور ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جذب کرنے والا ہو جائے۔ آمین

چاہیئے کہ ہر احمدی خوشی کے ساتھ اپنی طاقت کے مطابق اپنی قربانی اپنے مقدس امام کے حضور پیش کرتا جائے جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہے

خصوصاً دفتر دوم کے نونہالان جماعت جن کے کندھوں پر بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا بوجھ آرہا ہے ان کو سابقون الاولون کی ان بے مثال قربانیوں کو دیکھ کر اپنی قربانی ایسے رنگ میں پیش کرتے رہنا چاہیئے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو جائے۔ اور اس کے فضل کو جذب کرنے والی ہو۔

(برکت علی خان سابق وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

انسپکٹران بیت المال کو چندہ وصول کرنیکی اجازت نہیں

احباب جماعت خصوصاً عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت بیت المال کی طرف سے انسپکٹران بیت المال کو کسی چندہ کی کوئی رقم وصول کرنے کی اجازت نہیں۔ پس اگر کوئی شخص اپنی ذاتی سہولت کے لئے یا کسی انسپکٹر کے ساتھ ذاتی تعلقات کی وجہ سے ان کے ساتھ کوئی لین دین کرے۔ یا چندہ کی کوئی رقم ان کے ہاتھ بھیجے اور اس میں کسی قسم کا نقصان ہو جائے۔ تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ نظارت بیت المال کسی قسم کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہوگی۔

(نظارت بیت المال۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری لڑکی دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(رحمت اللہ (سابق ٹیچر) گھنیٹ پورہ ضلع لائلپور)

"مجھے روس سے نکالا گیا تو میں مرجاؤں گا"

پیسٹرناک کی طرف سے خروشیف سے رحم کی اپیل

ماسکو ۳ر نومبر۔ بورس پیسٹرناک نے وزیر اعظم روس مسٹر نکیتا خروشیف سے اپیل کی ہے کہ مجھے روس سے نہ نکالا جائے۔ ورنہ میں مرجاؤں گا۔

اڑسٹھ سالہ پیسٹرناک کو حال ہی میں ان کے ناول ڈاکٹر ژواگو پر ۱۹۵۸ء کے لئے ادب کا نوبل پرائز دیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ اس ناول میں اشتراکی نظام اور معاشرے پر حملے کئے گئے ہیں۔ اس لئے اشتراکی اخبارات اور روسی حکومت پیسٹرناک سے اتنی ناراض ہوئی کہ انہیں نہ صرف انعام کی چالیس ہزار ڈالر کی رقم سے دستبرداری کا اعلان کرنا پڑا بلکہ ان کی آزادی بھی خطرے میں پڑ گئی۔ اب روس میں مطالبہ کیا جارہا ہے کہ پیسٹرناک کو روسی شہریت سے محروم کردیا جائے۔

دریں اثنا روسی حکومت نے کل رات یہ اعلان کیا کہ اگر پیسٹرناک نوبل پرائز حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں تو انہیں روس سے باہر جانے کی اجازت دے دی جائے گی اس پر پیسٹرناک نے وزیر اعظم روس خروشیف کے نام ایک ذاتی خط میں اپیل کی ہے کہ مجھے روس میں ہی رہنے دیا جائے۔ کیونکہ یہاں سے باہر جانا میرے لئے موت کے مترادف ہوگا۔

پیسٹرناک چونکہ نوبل پرائز لینے سے انکار کرچکے ہیں۔ مسٹر خروشیف سے مزید درخواست کی ہے کہ میرے معاملے میں درگذر سے کام لیا جائے۔ اور انتہائی اقدامات نہ کئے جائیں۔

روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق پیسٹرناک نے اپنے خط میں کہا ہے کہ روس سے میرا تعلق بہت گہرا ہے میں یہاں پیدا ہوا ہوں۔ میں نے یہاں زندگی گذاری ہے اور کام کیا ہے۔ میرے لئے روس سے باہر جانا ناممکن ہے اور میں اپنی تقدیر کو روس سے الگ کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ میں نے خواہ کتنی ہی سنگین غلطی کیوں نہ کی ہو۔ لیکن یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی کہ مغربی ملکوں میں میرے نام کو ایک سیاسی مہم کی بنیاد بنا لیا جائے گا۔

خانیوال سے ملتان تک بجلی کی لائن

ملتان ۳ر نومبر۔ خانیوال سے ملتان تک بھاری قوت کی بجلی کی لائن بچھانے کا کام جاری ہے۔ توقع ہے کہ موجودہ سال میں یہ مکمل ہوجائے گا۔

نیشنلسٹ چین کے لئے امریکی قرضہ

تائی پے ۳ر نومبر۔ امریکی امداد کی کونسل نے بتایا ہے کہ ترقیاتی قرضہ فنڈ کے امریکی ادارہ نے نیشنلسٹ چین کے چار ترقیاتی منصوبوں کے لئے دو کروڑ اکاسی لاکھ روپیہ چھتیس ہزار ڈالر مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اکتوبر سے قبل اس امریکی ادارہ نے مجموعی طور پر اکیس کروڑ اکسٹھ لاکھ چھبیس ہزار ڈالر کے قرضے کی منظوری دی۔ ایشیائی ملکوں کو جو قرضے دئیے گئے ان میں فارموسا تیسرے نمبر پر ہے۔

نیٹو کی مشترکہ جنگی مشقیں

لنڈن ۳ر نومبر۔ وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ نیٹو کے ممبر ملکوں کی مشترکہ فضائی اور بحری مشقیں جبرالٹر کے قریب ۱۰ر نومبر اور اٹھائیس نومبر کے درمیان ہوں گی۔ ان مشقوں میں جرمنی، برطانیہ، کینیڈا، فرانس، ہالینڈ اور پرتگال کے دستے حصہ لیں گے۔ ان مشقوں کی کمان مشرقی اوقیانوس میں نیٹو کی فوجوں کے کمانڈر انچیف ایڈمرل سر ویم ڈیوس اور ایئر مارشل سر برائن ریانلڈز کریں گے

جنرل ایوب خاں کو مبارکباد کے پیغامات

کراچی ۳ر نومبر۔ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں کو پاکستان کے دونوں حصوں اور دنیا کے کئی دوسرے علاقوں سے صدر کا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد کے بے شمار پیغامات موصول ہورہے ہیں۔ ان پیغامات میں یہ یقین ظاہر کیا گیا ہے کہ اب پاکستان اقوام عالم کی صف میں باعزت مقام حاصل کرسکیگا۔ بعض خطوط میں ملک کے مختلف مسائل کا حل بھی تجویز کیا گیا ہے صدر پاکستان نے خطوط اور تار بھیجنے والوں کو یقین دلایا ہے کہ ان کے جذبات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے اور انہوں نے جو تجاویز بھیجی ہیں ان پر صدر پاکستان ذاتی توجہ مبذول کریں گے۔

کلکتہ میں کھانے پینے کی تمام ضروری اشیاء مہنگی اور نایاب ہوگئیں

مشرقی پاکستان سے ضروریات کی "بہم رسانی" بند ہونے کا نتیجہ

کلکتہ ۳ر نومبر۔ بھارت کے کثیر الاشاعت اخبار "ٹائمز آف انڈیا" نے کل ایک مفصل خبر شائع کی ہے جس میں بتایا ہے کہ مغربی بنگال میں ضروری اشیاء بہت مہنگی ہوگئی ہیں اور کھانے پینے کی کئی ضروری اشیاء بازار میں دستیاب ہی نہیں ہوتیں۔ اس اخبار نے لکھا ہے کہ متعدد ضروری اشیاء محض اس وجہ سے نایاب ہیں کہ مشرقی پاکستان سے ان کی بہم رسانی بند ہوگئی ہے۔

ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے کہ کلکتہ اور اس کے نواحی قصبوں میں گندم کا آٹا اور دوسری اشیاء نہیں ملتیں کسی قسم کی مچھلی حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور کئی ضروری ترکاریاں بھی مہیا نہیں ہوتیں۔ ابھی دس دن ہوئے کہ حکومت مغربی بنگال نے ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کے ایک آرڈیننس کے ذریعے گندم آٹا میدہ، سوجی وغیرہ کی انتہائی قیمتیں مقرر کردی تھیں۔ لیکن اب حالت یہ ہے کہ نہ صرف ان کی قیمتیں بازار میں زائد ہوچکی ہیں بلکہ ملتا ہی نہیں۔ مچھلی بنگالیوں کے لئے لازمی خوراک ہے۔ لیکن وہ مہنگی ہے اور پھر دستیاب بھی نہیں ہوتی۔ مچھلی کی سب سے مقبول قسم "ہلسہ" ساڑھے تین روپے سیر کے حساب سے بک رہی ہے۔ گذشتہ کئی سال میں یہ مچھلی اتنی مہنگی کبھی نہیں ہوئی۔ روہی اور کتلا مچھلی تو دستیاب ہی نہیں ہوتی۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ مشرقی پاکستان سے ان کی بہم رسانی بند ہوچکی ہے

اخبار نے مزید لکھا ہے کہ مشرقی پاکستان سے مال نہ آنے کے باعث مرغی اور انڈا بھی کلکتہ میں بہت کم ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے نرخ بہت چڑھ گئے ہیں۔ اس کمیابی کے باعث اکثر بنگالی خاندانوں نے گوشت کا استعمال زیادہ کردیا ہے۔ چنانچہ گوشت بھی قریباً آٹھ آنے سیر تک مہنگا ہوگیا ہے۔ اس اخبار نے لکھا ہے اس سلسلے میں کلکتہ کے باشندوں کے لئے سب سے تکلیف دہ امر یہ ہے کہ سبزیوں کے نرخ بڑھ گئے ہیں۔ آلو پہلے سے بہت مہنگے مل رہے ہیں اور ٹماٹر کے نرخ ایک دم آٹھ آنے سیر زائد ہوگئے ہیں۔ اب ان کا بھاؤ ڈیڑھ روپے سیر تک جا پہنچا ہے۔ گوبھی کے پھول کی قیمتیں دگنی ہوگئی ہیں

صوبائی حکومت کا کہنا ہے کہ اگر حالات اسی طرح رہے تو قیمتوں کے تعین کے لئے آرڈیننس جاری کرنا پڑے گا۔

۶۲ لاکھ ستر ہزار کے چھپے ہوئے ذخائر

کراچی ۳ر نومبر۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق سیالکوٹ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، لائلپور اور جھنگ کے اضلاع میں اب تک اناج کے جن چھپے ہوئے ذخیروں پر قبضہ کیا جاچکا ہے ان کی مالیت ۶۲ لاکھ ستر ہزار روپے تک جاپہنچی ہے

سکندر مرزا لنڈن چلے گئے

کراچی ۳ر نومبر۔ پاکستان کے سابق صدر میجر جنرل سکندر مرزا اپنی اہلیہ بیگم ناہید مرزا کی معیت میں کل یہاں سے لنڈن روانہ ہوگئے۔ وہ کل ہی شام کوئٹہ سے خاص ہوائی جہاز میں کراچی پہنچے تھے۔ میجر جنرل سکندر مرزا گذشتہ پیر کی رات کو صدارت سے مستعفی ہونے کے بعد منگل کی صبح سویرے کراچی سے کوئٹہ چلے گئے تھے۔

لندن کے بنک سے چوری کا سراغ مل گیا

لندن ۲ر نومبر۔ پچھلی جمعرات کو شمالی لندن کے ایک بنک سے بیس ہزار پونڈ سٹرلنگ کی جو چوری ہوئی تھی۔ اس کے سلسلے میں ایک عورت کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ یہ چوری چوروں کے کسی ایسے گروہ نے کی ہے۔ جو آہنی صندوق توڑنے کے لئے نئے آلات سے کام لیتا ہے۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغرساں چوری کی اس رقم کا ایک حصہ مغربی لندن سے برآمد کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ بنک کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ جو کوئی شخص چوری کے متعلق مخصوص اطلاع مہیا کرے گا اسے پانچ ہزار پونڈ کی رقم انعام میں دی جائے گی۔

"مہاجرین کے غلط دعاوی کا پتہ لگانا ضروری ہے"

لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں کا بیان ـــــ مہاجرین سے تعاون کی اپیل

گوجرانوالہ ۴ نومبر مرکزی وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل گوجرانوالہ میں مہاجرین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ اگر انہوں نے حکومت سے پر خلوص تعاون کیا تو بے خانماں مہاجرین کی آباد کاری کا مسئلہ بطریق احسن انجام پا جائے گا۔ بحالیات کے مقامی حکام سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر بحالیات نے بوگس کلیموں کو بے نقاب کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں کل مختصر سے دورہ پر گوجرانوالہ آئے۔ انہوں نے مقامی سٹیلائٹ ٹاؤن کا معائنہ کیا اور مہاجرین کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ نئی حکومت ملک کو خوشحال اور فارغ البال دیکھنے کی متمنی ہے۔ لہذا مہاجرین کو اس مقصد کے حصول کے لئے حکومت سے پر خلوص تعاون کرنا چاہئیے تاکہ بے خانماں مہاجرین کی آباد کاری کا مسئلہ بطریق احسن انجام پا سکے۔ مقامی حکام سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر بحالیات نے انہیں پوری مستعدی کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا کہ بوگس کلیموں کا پتہ لگانا بڑا ضروری ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے بحالیات تعمیرات عامہ اور دوسرے محکموں کے افسروں سے خطاب کیا وہ آج لائل پور جائیں گے۔ آج ہی لاہور واپس آ کر بذریعہ تیزگام کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ گوجرانوالہ میں حکام کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مرکزی وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کہا ہمیں مہاجرین کے مفاد کا بڑا خیال ہے۔ انہوں نے تمام پاکستان کی خاطر گرانقدر قربانیاں پیش کیں اور وہ ہماری مکمل ہمدردی اور امداد کے مستحق ہیں۔ ہمیں ان مہاجرین کی آباد کاری کا اہم مسئلہ درپیش ہے مجھے یہ فرض سونپا گیا ہے کہ میں یہ کام جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچاؤں۔ آپ کے مکمل تعاون سے ہم انشاء اللہ اپنا کام جلد از جلد مکمل کریں گے۔

لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کہا آپ کسی سے غلط وعدے نہ کریں کیونکہ ماضی میں ان غلط وعدوں سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ آپ بلا خوف و خطر اور کسی سے رعایت کئے بغیر اپنا فرض انجام دیں۔ اس طرح آپ یقیناً کامیاب ہوں گے۔ جہاں تک غلط کلیموں کا تعلق ہے انہیں بے نقاب کرنا ضروری ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵)

ہر طرح کی تکالیف برداشت کیں مگر خدائی احکام کا آپ برابر اعلان فرماتے رہے۔ مولانا موصوف نے نہایت دلکش پیرایہ میں آنحضرت صلعم کی زندگی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور اسلامی تعلیم کی برتری ظاہر فرمائی۔ مولانا کی تقریر کے اختتام پر مکرم مولانا شریف احمد امینی صاحب مبلغ جماعت احمدیہ مدراس نے ایک ریزولیشن پیش کیا۔ جس میں حکومت ہند سے یہ اپیل کی گئی تھی کہ جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں بیرونی ممالک کے احمدیوں کو زیارت اور اجتماع میں شرکت کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں جبکہ ہر جمہوری حکومت مذہبی مقامات کے زائرین کے ساتھ ان کے جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تعاون کرتی ہے۔ اور پاکستان سے ہندوستان اور ہندوستان سے پاکستان مذہبی مقامات کی زیارت کرنے کے لئے ہمیشہ وفد آتے جاتے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے جذبات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ ہم حکومت ہند سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہمارے مذہبی جذبات کا خیال رکھ کر مشکور ہونے کا موقعہ دے۔ مکرم مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے پرزور الفاظ میں اس ریزولیشن کی تائید فرمائی۔ جس کے بعد تمام ہندوستانی احمدیہ حلقوں کے نمائندوں نے اس ریزولیشن کی بلند آواز سے تائید کی۔ بعدہ بعض غیر مسلم اور غیر احمدی معززین کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے جو کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے جلسہ کے موقعہ پر موصول ہوئے تھے۔ جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ غیر مسلم معززین بھی معقول تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوئے احمدی احباب کی دور دراز سے بذریعہ موصولہ تاروں اور خطوط جن میں دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ مولانا امینی صاحب نے پڑھ کر سنائے اور حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب امیر مقامی کی لمبی پر سوز اور رقت آمیز دعا کرائی اور یہ بستانوان جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی ختم ہوا فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

ناجائز زرِ مبادلہ حکومت کے حوالے کرنیکا حکم

اطلاع دینے کی آخری تاریخ یکم دسمبر ہے

کراچی ۴ نومبر۔ حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں کے پاس ناجائز زرِ مبادلہ ہو، یا غیر ملکی بنکوں میں املاک (ہنڈیاں) موجود ہوں انہیں یکم دسمبر تک ان کے بارے میں اطلاع دینی چاہیئے یا انہیں حکومت کے حوالے کر دینا چاہیئے۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ ایسی املاک (ہنڈیوں) کا پتہ دیں گے۔ ان کے لئے انہیں سرمایہ قرار دیا جائے گا اور ان پر آمدنی ٹیکس نہیں لگے گا۔ جو لوگ انہیں حوالے کر دیں گے ان کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں کی جائے گی۔ زرِ مبادلہ کا کاروبار کرنے والے بنکوں کو ہدایت کی گئی ہے جو شخص انہیں ایسی اطلاعات فراہم کرے یا ہنڈیاں سپرد کرے اس سے یہ نہ دریافت کریں کہ اس نے انہیں کیسے، کہاں اور کب حاصل کیا ہے۔ جو لوگ مقررہ تاریخ تک ان کی اطلاع نہیں دیں گے یا حوالے نہیں کریں گے انہیں سات سال قید اور جائداد ضبط کرنے کی سزا دی جائے گی۔

غیر مسلم سمگلروں کے گروہ کی گرفتاری

ملتان ۴ نومبر۔ پولیس نے سندھی تاجر میوندل کی گرفتاری کے بعد چاول سمگل کرنے والے ایک بڑے گروہ کا سراغ لگایا ہے۔ اس گروہ میں شامل بعض دوسرے غیر مسلم سندھی تاجروں کے وارنٹ گرفتاری بھی جاری کئے گئے ہیں۔ مارشل لاء حکام نے تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار روپے کی مالیت کا آٹھ ہزار من اعلیٰ قسم کا چاول قبضہ میں لینے کے بعد میوندل کو گرفتار کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے یہ چاول (ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں نقل و حمل پر پابندی کے باوجود) سندھ کے علاقہ سے بذریعہ ٹرین ملتان لایا گیا تھا۔ ایک سو چالیس بوری یہ چاول ریلوے کی طرف سے بکنگ کی پابندی کے باوجود ٹرین پر ملتان بھیجا گیا تھا۔ اس گروہ میں ریلوے کے عملہ کے جو ارکان شامل ہیں ان کے خلاف بھی محکمانہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ میوندل سمگل شدہ چاول کا سودا کرنے کے لئے ملتان آیا تھا۔ لیکن مارشل لاء حکام کو اس سارے معاملے کا قبل از وقت پتہ چل گیا چنانچہ ملزم کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ گروہ زیادہ تر سندھ کے علاقہ کے غیر مسلم تاجروں پر مشتمل ہے۔ اور یہ ملک کے اندر ہی نہیں ہندوستان کو بھی چاول اور دوسری اجناس سمگل کرنے کا کاروبار کرتا ہے۔ یہ گروہ اس سے پہلے کافی بڑی مقدار میں اناج ہندوستان سمگل کرتا رہا ہے۔

صوبائی حکومت کے نئے ایڈیشنل چیف سیکرٹری

لاہور ۴ نومبر معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت کے سابق ایڈیشنل چیف سیکرٹری (خوراک) مسٹر ایس۔ آئی۔ حق کو دوبارہ محکمہ خوراک کا انچارج مقرر کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ خیال ہے کہ آپ چند دن میں اپنے اس عہدہ کا باقاعدہ چارج سنبھال لیں گے۔ موجودہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری (خوراک) مسٹر اے۔ ایچ قریشی کو مسٹر ایس۔ ایم اکرام کی جگہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر اکرام مرکزی حکومت کے حکم کے مطابق کراچی میں محکمہ اطلاعات کے سیکرٹری کے عہدہ پر فائز ہوں گے۔

ٹیلیفون پر فحش کلامی کرنیوالوں کو انتباہ

لاہور ۴ نومبر۔ لاہور سول ڈسٹرکٹ کے ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر نے ٹیلیفون پر فحش کلامی کرنے والے افراد کو خبردار کیا ہے کہ وہ اس غیر شریفانہ حرکت سے باز آ جائیں ورنہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر مارشل لاء نے یہ انتباہ ٹیلیفون پر فحش کلامی کی متعدد شکایات کے پیش نظر کیا ہے اور کہا ہے کہ ایسے افراد کے خلاف مارشل لاء کے ضوابط کے تحت کارروائی کی جائیگی۔

اطلاعِ عام

بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں ڈاکٹر نہیں ہوں اور نہ ہی کوئی ایسا کام کرتا ہوں جس کا دوائیوں سے تعلق ہو۔ بعض لوگ میرے نام کے ساتھ ڈاکٹر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ آئندہ میرے نام کے ساتھ یہ لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

(چوہدری فرزند علی ربوہ)